

## فضائل فاطمه (س) قرآن کی زبانی

<"xml encoding="UTF-8?>

فاطمه زیرا سلام اللہ علیہا وہ عظیم خاتون ہیں جن کی حقیقی معرفت معصومین کے پاس ہے جس کا حصول فقط قرآنی آیات اور احادیث معصومین کے سایہ میں ہی ممکن ہے۔ لہذا ایسی شخصیت کی حقیقی معرفت کا دعویٰ فقط انسان کامل ہی کر سکتا ہے۔

حضرت فاطمه زیرا (س) عالم اسلام کی ایسی با عظمت خاتون ہیں جن کی فضیلت زندگی کے ہر شعبے میں آشکار ہے اور عظمتوں کے اس سمندر کی فضليتوں کو قرآنی آیات اور معصومین (ع) کی روایات میں بار بار ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت زیرا (س) کے فضائل کے بیان میں بہت زیادہ روایتیں وارد ہوئی ہیں لیکن ہم فقط ان احادیث کو بیان کریں گے جو قرآنی آیات کی تفسیر کے طور پر وارد ہوئی ہیں یا آیت کے شان نزول کو بیان کرتی ہیں۔ جب کہ یہ روایات فقط فضائل کے چند گوشوں کو بیان کرتی ہیں۔

تفسیر فرات کوفی میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ "انا انزلناه فی ليلة القدر" میں "ليلة" سے مراد فاطمه زیرا (س) کی ذات گرامی ہے اور "القدر" ذات خداوند متعال کی طرف اشارہ ہے۔ لہذا جسے بھی فاطمه زیرا (س) کا حقیقی عرفان حاصل ہو گیا اس نے لیلة القدر کو درک کر لیا، آپ کو فاطمه اسی لئے کہا جاتا ہے کہ لوگ آپ کی معرفت سے عاجز ہیں۔

## فضائل فاطمه (س) قرآن کی زبانی

فاطمه زیرا سلام اللہ علیہا وہ عظیم خاتون ہیں جن کی حقیقی معرفت معصومین کے پاس ہے جس کا حصول فقط قرآنی آیات اور احادیث معصومین کے سایہ میں ہی ممکن ہے۔ لہذا ایسی شخصیت کی حقیقی معرفت کا دعویٰ فقط انسان کامل ہی کر سکتا ہے۔

حضرت فاطمه زیرا (س) عالم اسلام کی ایسی با عظمت خاتون ہیں جنکی فضیلت زندگی کے ہر شعبے میں آشکار ہے اور عظمتوں کے اس سمندر کی فضليتوں کو قرآنی آیات اور معصومین (ع) کی روایات میں باربا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت زیرا (س) کے فضائل کے بیان میں بہت زیادہ روایتیں وارد ہوئی ہیں لیکن ہم فقط ان احادیث کو بیان کریں گے جو قرآنی آیات کی تفسیر کے طور پر وارد ہوئی ہیں یا آیت کے شان نزول کو بیان کرتی ہیں جبکہ یہ روایات فقط فضائل کے چند گوشوں کو بیان کرتی ہیں۔

## فاطمه زیرا (س)

فاطمه کی معرفت لیلة القدر کی معرفت ہے تفسیر فرات کوفی میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ "انا انزلناه فی ليلة القدر" میں "ليلة" سے مراد فاطمه زیرا (س) کی ذات گرامی ہے اور "القدر" ذات خداوند متعال

کی طرف اشارہ ہے۔ لہذا جسے بھی فاطمہ زبرا (س) کا حقيقی عرفان حاصل ہو گیا اس نے لیلۃ القدر کو درک کر لیا، آپ کو فاطمہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ لوگ آپ کی معرفت سے عاجز ہیں۔

## مستحکم دین

کتاب البریان فی تفسیر القرآن تالیف سید ہاشم بحرانی میں سورہ بینہ کی پانچویں آیت کی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس آیت میں دین قیم سے مراد فاطمہ (س) ہیں۔ شریعت کے سارے اعمال بغیر محمد و آل محمد (ع) کی ولایت کے باطل و بیکار ہیں اور روایات میں اس بات کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ دین کا استحکام فاطمہ (س) اور ان کی ذریت کی محبت سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین قیم کی تفسیر آپ کی ذات گرامی سے کی گئی ہے۔

## آسمانی گھر

علامہ مجلسی (ره) انس بن مالک اور بریدہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا (ص) نے سورہ نور کی ۷۳ ویں آیت کی تلاوت فرمائی "فی بیوت اذن اللہ ان ترفع و يذکر اسمه یسیح له فیها بالغدو والاصال" تو ایک شخص کھڑا ہوا اور رسول خدا (ص) سے دریافت کیا : یا رسول اللہ یہ گھر کس کا ہے؟ فرمایا : انبیاء علیہم السلام کا گھر ہے، ابو بکر کھڑے ہوئے اور حضرت علی علیہ السلام کے گھر کی جانب اشارہ کر کے پوچھا : کیا یہ گھر بھی انھیں گھروں جیسا ہے؟ حضرت نے فرمایا : بیشک! بلکہ ان میں سب سے برتر ہے۔

عذاب و لعنت دشمنان زبرا (س) کا مقدر تفسیر قمی میں سورہ احزاب کی ۷۵ ویں آیت کے ذیل میں وارد ہوا ہے :

"ان الذين يوذون الله و رسوله لعنهم الله في الدنيا والآخره وأعد لهم عذاباً مهيناً" یقیناً جو لوگ خدا اور اس کے رسول کو ستاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت ہے اور خدا نے ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیاً کر رکھا ہے"

علی بن ابراهیم قمی (ره) فرماتے ہیں کہ یہ آیت علی و فاطمہ علیہما السلام کے حق کے غاصبوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے نیز پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ فرمایا : جو بھی ہماری زندگی میں زبرا کو اذیت پہنچائے گویا میرٹ مرنے کے بعد بھی اس نے زبرا کو اذیت دی ہے اور جو بھی میری رحلت کے بعد زبرا کو اذیت دے گویا اس نے میری زندگی میں زبرا کو اذیت دی، اور جو بھی فاطمہ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی، جس نے مجھے اذیت دی اس نے خدا کو اذیت دی اور خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے : یقیناً جو لوگ خدا اور اس کے رسول کو ستاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں خدا کی لعنت ہے اور خدا نے ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیاً کر رکھا ہے۔

## امر الہی کی پیروی

امام صادق علیہ السلام اپنے اجداد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت زہرا(س) نے فرمایا: جس وقت سورہ نور کی ۶۲ ویں آیت

"لاتجعلوا دعاء الرسول بينکم كدعاء بعضكم ببعضاً"

جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو پیغمبر اکرم (ص) کو اس طرح سے مت آواز دو) نازل ہوئی ہم نے پیغمبر اکرم (ص) کو بابا کہنا چھوڑ دیا اور یا رسول اللہ کہہ کر خطاب کرنے لگی ، پیغمبر اکرم (ص) نے مجھے فرمایا : بیٹی فاطمہ یہ آیت تمہارے اور تمہاری آئے والے نسلوں کے لئے نازل نہیں ہوئی ہے چونکہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ، بلکہ یہ آیت متکبر اور ظالم قریش کے لئے نازل ہوئی ہے ۔ تم مجھے بابا کہہ کر پکارا کرو چونکہ یہ کلمہ میرے دل کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور اس سے خدا وند راضی ہوتا ہے ، یہ کہہ کر میرے چہرے کا بوسہ لیا ۔

## اجرت رسالت

سورہ شوری کی ۲۳ ویں آیت میں خداوند متعال فرماتا ہے :

اے میرے رسول آپ امت سے "کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اس کے کہ میرے اقربا سے محبت کرو" ابن عباس سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی پیغمبر سے سوال کیا گیا ، جن لوگوں سے محبت و مودت کا ہمیں حکم دیا گیا ہے وہ کون لوگ ہیں ؟ پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا : على، فاطمہ اور ان کے دو فرزند مراد ہیں ۔